بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزہ توڑنے پر مسلسل دوماہ کے روزے رکھنے کے حکم کی تفصیل

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے کے کفارے کے متعلق کتب میں لکھا ہوا ہے کہ "اگر دوماہ کے پے درپے روزے رکھنے کی استطاعت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے" عرض یہ ہے کہ روزے کے کفارے میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی رخصت کس شخص کے لیے ہے؟ یہاں روزوں کی استطاعت وقدرت نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟ برائے مہربانی اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

سائل : نوشین گوہر (لاہور)

جواب

روزے کے کفارے میں ساٹھ روزوں کی استطاعت وقدرت نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جس وقت وہ شخص کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے، اس وقت بڑھاپے یا کسی ایسے مرض کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتا، جس کے ختم ہونے کی امید نہ ہو یا روزے تو رکھ سکتا ہے لیکن پے درپے ساٹھ نہیں رکھ سکتا حالانکہ روزے کے کفارے میں پے درپے روزے رکھنا شرط ہے یا پے درپے ساٹھ روزے رکھنے سے مرض پیدا ہوجانے کا ظن غالب ہے بایں طورکہ اس کی کوئی واضح علامت ہے، یا سابقہ ذاتی تجربہ ہے یا کوئی ایسا مسلمان ڈاکٹر جو اپنے شعبے کا ماہر ہو، وہ بتادے تو شرعی طور پر اس شخص کو روزوں کی استطاعت وقدرت نہیں ہے بلکہ وہ روزے رکھنے کے ذریعے کفارے کی ادائیگی سے عاجز ہے لہذا وہ کھانا کھلانے کے ذریعے کفارہ ادا کرسکتا ہے۔

عندالشرع رمضان کا روزہ توڑنے کا وہی کفارہ ہے جو ظہار میں ہوتا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أمر الذی أفطر یوما من رمضان بکفارۃ الظھار“ ترجمہ: جس نے رمضان کا روزہ توڑدیا تھا اس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ (سنن دار قطنی، کتاب الصیام، باب القبلۃ للصائم، جلد3، صفحہ 167، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو جیسے ہمارے دور میں کہ غلام وغیرہ نہیں ہیں تو کفارے کے طور پر پے درپے ساٹھ روزے رکھے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کے دووقت کھانا کھلائے، چنانچہ ظہار کا کفارہ بیان کرتے ہوئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ ﴿فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ

اَنۡ یَّتَمَآسَّا ؕ فَمَنۡ لَّمۡ یَسۡتَطِعۡ فَاِطۡعَامُ سِتِّیۡنَ مِسۡکِیۡنًا ؕ﴾ترجمۂ کنزالایمان : اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہوسکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا۔ (پ 28، سورۃ المجادلۃ، آیت 3-4)

مذکورہ بالا آیت کے تحت ساٹھ روزوں کی استطاعت نہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے التفسیرات الاحمدیۃ فی بیان الآیات الشرعیۃ میں علامہ احمد بن ابو سعید المعروف ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "فمن لم یستطع الصیام اصلاً او استطاع ولم یستطع التتابع لھرم او مرض۔۔فالواجب علیہ اطعام ستین مسکینا" ترجمہ : پس جو کوئی روزوں کی بالکل استطاعت نہ رکھتا ہو یا روزے رکھنے کی استطاعت تو رکھتا ہو لیکن پے در پے ساٹھ روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا بڑھاپے یا مرض کی وجہ سے تو اس پر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ (التفسیرات الاحمدیۃ فی بیان الآیات الشرعیۃ، سورۃ المجادلۃ، صفحہ 674، مطبوعہ بیروت)

اگر پے در پے ساٹھ روزوں سے مانع بڑھاپا یا ایسا مرض ہو جس کے زائل ہونے کی امید نہ ہو تو وہ شخص کھانا کھلانے کے ذریعے کفارہ ادا کرسکتا ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع در المختار میں ہے "واللفظ للاول: (فإن عجز عن الصوم) لمرض لا یرجی برؤہ أو کبر (أطعم ستین مسکینا)" ترجمہ : پس اگر وہ کسی ایسے مرض کی وجہ سے جس کے زائل ہونے کی امید نہ ہو یا بڑھاپے کی وجہ سے لگاتار دو ماہ کے روزے رکھنے سے عاجز ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (تنویر الابصار مع در المختار، کتاب الطلاق، باب کفارۃ الظہار، جلد 3، صفحہ 478، مطبوعہ بیروت)

جامع الرموز میں ہے "وان عجز عن الصوم لمرض او غیرہ اطعم ستین مسکیناً" ترجمہ : اور اگر مرض وغیرہ کسی وجہ سے روزے رکھنے سے عاجز ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (جامع الرموز، کتاب الطلاق، فصل فی الظہار، جلد 1، صفحہ 565، مطبوعہ کراچی)

نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے "" فإن لم یستطع الصوم "لمرض أو کبر "أطعم ستین مسکینا" ترجمہ : پس اگر مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، جلد 1، صفحہ 250، مکتبۃ العصریۃ)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کفارے میں روزے رکھنے کی بجائے کھانا کھلانے کی اجازت کی صورت بیان کرتے ہوئے فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں : "اگر نہایت پیرانہ سالی یا مرضے قوی بے امید بہی طاقت روزہائے پیہم بردہ است شصت مسکین راطعامے ہمچو صدقہ فطر رساند" نہایت بڑھاپے یا کسی قوی مرض جس کے ختم ہونے کی امید نہ ہو اور روزہ رکھنے کی طاقت بحال ہونے کی امید بھی نہ ہو تو پھر ایسا شخص ساٹھ مسکینوں کو صدقہ فطر کی مقدار کھانا دے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 271، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اگر تندرست شخص کو بھی دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنے سے بیمار ہو جانے کا ظن غالب ہو تو وہ بھی شرعا روزوں سے عاجز شمار ہو گا چنانچہ النہر الفائق شرح کنز الدقائق میں ہے ”والصحیح الذی یخشی المرض کالمریض ولا تنافی بینھما لان الخشیۃ بمعنی غلبۃ الظن بخلاف مجرد الخوف“ ترجمہ: اور صحیح یہ ہے کہ جس شخص کو بیمار پڑ جانے کا خوف ہو تو وہ مریض کی ہی طرح ہے۔ اور ان دونوں میں کوئی منافات نہیں کیونکہ یہاں خوف بمعنی ظن غالب ہے بخلاف محض خوف کے۔ (النہر الفائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، جلد2، صفحہ28، مطبوعہ کراچی)

ظن غالب تین طرح سے حاصل ہو سکتا ہے: اس کی کوئی واضح علامت ہو، یا سابقہ ذاتی تجربہ ہو یا کوئی ایسا مسلمان ڈاکٹر جو اپنے شعبے کا ماہر ہو، وہ بتائے، چنانچہ مریض کو روزے نہ رکھنے کی رخصت کے حوالے سے تنویر الابصار مع در المختار میں ہے ”(مریض خاف الزیادۃ) لمرضہ وصحیح خاف المرض۔۔بغلبۃ الظن بأمارۃ أو تجربۃ أو بأخبار طبیب حاذق مسلم مستور (الفطر)“ ترجمہ: مریض کو اپنے مرض کے بڑھنے کا اور تندرست کو روزے رکھنے سے بیمار ہو جانے کا ظن غالب ہو کسی علامت کی وجہ سے یا تجربے کی بنا پر یا مسلم غیر فاسق حاذق طبیب کے بتانے سے تو اسے عذر والے دن روزہ افطار کرنا، جائز ہے۔ (تنویر الابصار مع در المختار، جلد3، صفحہ463 تا 465، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر کفارہ ادا کرتے وقت کسی سبب سے روزوں کی استطاعت نہیں تھی تو ساٹھ بندوں کو کھانا کھلانے کے ذریعے بھی کفارہ دے سکتا ہے اور کھانا کھلانے کے بعد اگرچہ روزوں پر قدرت پائی جائے پھر بھی پہلے والا ہی کفارہ کافی ہے چنانچہ بسوط للسرخسی میں ہے ”ثم أطعم حین لم یستطع الصوم، وذلک کفارتہ؛ لأن المعتبر عدم الاستطاعۃ عند التکفیر بالإطعام، وذلک یتحقق بمرضہ، ولا یشترط استدامۃ العذر بعد التکفیر“ ترجمہ: بس جب وہ روزوں کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کھانا کھلائے اور یہی اس کا کفارہ ہے کیونکہ روزے رکھنے کی استطاعت نہ ہونے کا اعتبار، کھانا کھلانے کے ذریعے کفارہ ادا کرتے وقت کا ہے۔ اور یہ مرض کی وجہ سے متحقق ہوتا ہے اور کھانا کھلانے کے ذریعے کفارہ ادا کرنے کے بعد (روزوں کی طاقت نہ ہونے کا سبب بننے والے) عذر کا ہمیشہ باقی رہنا شرط نہیں ہے۔ (بسوط للسرخسی، باب الصیام فی الظہار، جلد7، صفحہ13، مطبوعہ بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے ”من لم یستطع الصیام فعلیہ إطعام ستین مسکینا فلا یجب الإطعام مع استطاعۃ الصیام، ثم اختلف في أن المعتبر هو القدرۃ والعجز وقت الوجوب أم وقت الأداء، قال: أصحابنا رحمهم الله: وقت الأداء“ ترجمہ: جو کوئی روزوں پر قادر نہ ہو تو اس پر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے پس روزوں کی استطاعت ہوتے ہوئے کھانا کھلانا واجب نہیں ہے۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ روزوں پر قادر ہونے یا عاجز ہونے میں کفارہ واجب ہونے کے وقت کا اعتبار ہے یا کفارہ ادا کرتے وقت کا اعتبار ہے؟ ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ: ادائیگی کے وقت کا اعتبار ہے۔ (بدائع الصنائع، فصل فی شرائط کل نوع، جلد5، صفحہ97، مطبوعہ بیروت)

اشکال:

مراقی الفلاح وجامع الرموز وتفسیرات احمدیہ وغیرہ میں تو مرض کو مطلق ذکر کیا ہے خواہ اس کے زوال کی امید ہو یا نہ ہو، اس کی موجودگی میں کھانا کھلانے کے ذریعے کفارہ ادا کیا جاسکتا ہے جبکہ درمختار میں اسے ایسے مرض سے مقید کیا گیا ہے جس کے زوال کی امید نہ ہو تو آپ نے مطلق کو چھوڑ کر مقید کو فتوے میں کیوں اختیار کیا ہے ؟

جواب :

عندالشرع کسی مسئلے میں کوئی ایسی زائد قید جسے کوئی معتمد امام بیان فرمائیں تو اسے قبول کرنا ضروری ہوتا ہے، جب تک کہ اس کے خلاف دیگر ائمہ کے کلمات میں تصریح اور اس پر ترجیح نہ ہو، خاص طور پر جب احتیاط کا مقام ہو تو امام معتمد کی بتائی ہوئی قید کو قبول کرنا اور ضروری ہے اور مذکورہ مسئلے میں بعض کتب فقہ میں اگرچہ مرض کو مطلق ذکر کرتے ہوئے اس کی موجودگی میں کھانا کھلانے کے ذریعے کفارہ ادا کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے تاہم محقق علی الاطلاق، صاحب فتح القدیر علامہ کمال ابن ہمام، صاحب درمختار علامہ علاؤالدین حصکفی، صاحب بحر علامہ ابن نجیم مصری، صاحب مجمع الانھر علامہ عبد الرحمن ابن محمد المعروف شیخی زادہ وغیرہ کئی ایک محققین وقابل اعتماد فقہاء نے کھانا کھلانے کے ذریعے کفارہ ادا کرنے کی اجازت ورخصت صرف اس مریض کو دی ہے جس کو روزوں سے مانع ایسا مرض ہو جس کے زائل ہونے کی امید نہ ہو اور تلاش و تتبع کے باوجود کتب فقہ میں اس مقید حکم کے خلاف کسی بھی امام معتمد کی تصریح یا اس پر ترجیح نہیں ملی بلکہ اس قید کے قبول ہونے کی تائیدات موجود ہیں چنانچہ خاتمۃ المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردالمحتار میں اور علامہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے طحطاوی علی الدر المختار میں بغیر اعتراض کیے اس قید کو برقرار رکھا یونہی اعلی حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے جد الممتار میں نہ صرف یہ کہ اس قید پر اعتراض نہیں کیا بلکہ خود فتاوی رضویہ میں بھی اسی قید کو ملحوظ رکھتے ہوئے فتوی دیا اور صاحب بہار شریعت نے بھی اسی قید سمیت بہار شریعت میں یہ مسئلہ نقل فرمایا ہے لہذا اس قید کو قبول کرنا ضروری تھا، اسی وجہ سے فتوے میں اس قید کا لحاظ کرتے ہوئے حکم بیان کیا گیا ہے۔

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ زائد قید جو کسی امام معتمد نے لگائی ہو اگرچہ وہ قید اکثر متون وشروح میں نہ ہو، اس کے قبول کرنے کے حوالے سے ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں : "وہر چند درعامہ متون واکثر شروح این مسئلہ را بارسال واطلاق آوردہ اندا ما قیدے زائد کہ امام معتمد افادہ فرماید از قبولش ناگزیر ست مادامیکہ خلافش در کلمات دیگر ائمہ مصرح وبران مرجح نباشد خصوصاً در صورتیکہ مقام مقامِ احتیاط ست۔۔ واین معنی منافیِ تقدیم متون نیست کہ آن فرع تضاد ست و این بیان مراد" یہ مسئلہ اگرچہ عام متون اور اکثر شروح میں بغیر قید کے مطلقاً ذکر ہوا ہے (اور کہا گیا ہے کہ معدنیات وغیرہ پر غبار و تراب ہو تو تیمم جائز ہے) لیکن ایک ایسی زائد قید جو کوئی معتمد امام افادہ فرمائیں اسے قبول کرنا ضروری ہے جب تک کہ اس کے خلاف دیگر ائمہ کے کلمات میں تصریح اور اس پر ترجیح نہ ہو خاص طور سے جب احتیاط کا مقام ہو تو امام معتمد کی بتائی ہوئی ایسی قید کا قبول کرنا اور ضروری ہے۔ ایسی قید قبول کرلینا تقدیم متون کے منافی نہیں ہوگا اس لئے کہ منافات کی بات تو اس وقت ہوگی جب دونوں میں تضاد ہو۔ یہاں تضاد نہیں بلکہ بیان مراد ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 3، صفحہ 303، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتح القدیر، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد4، صفحہ116، مطبوعہ بیروت، مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر، جلد1، صفحہ452، مطبوعہ بیروت، اللباب فی شرح الکتاب، جلد3، صفحہ73، مطبوعہ بیروت، وغیرہ کتب معتبرہ میں کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ مسئلہ اسی قید کے ساتھ بیان ہوا ہے جس کو جواب میں اختیار کیا گیا ہے" واللفظ للاول: (وإذا لم يستطع الصيام) أي لمرض لا يرجى زواله أو كبر" ترجمہ: اور جب روزوں کی استطاعت نہ ہو یعنی ایسے مرض کی وجہ سے جس کے زوال کی امید نہ ہو یا بڑھاپے کی وجہ سے۔ (فتح القدیر، کتاب الطلاق، باب الظہار، جلد4، صفحہ268، مطبوعہ بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-0898

تاریخ اجراء: 17 شوال المکرم 1444ھ/08 مئی 2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net